36801 ـ نماز كے ليے جانے سے نماز ادا كر لينے تك ايك دوسرے ميں انگلياں ڈالنے كى كراہت

سوال

مسجد كے اندر انگليوں ميں انگلياں ڈالنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسجد كى طرف جاتے ہوئے سنت يہ ہے كہ انگليوں ميں انگلياں نہ ڈالے.

ابو ثمامہ الحناط بيان كرتے ہيں كہ كعب بن عجرہ رضى اللہ تعالى عنہ نے مجھے مسجد جاتے ہوئے ديكھا اور ميں نے اپنے دونوں ہاتھوں كى انگلياں ايك دوسرے ڈالى ہوئى تھيں، تو انہوں نے مجھے اس منع كيا، اور كہنے لگے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب تم ميں سے كوئى وضوء كرے تو وہ اچھى طرح وضوء كرے اور پھر مسجد جانے كے نكلے تو اپنے ہاتھ كو ايك دوسرے ميں نہ ڈالے، كيونكہ وہ نماز ميں ہى ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (562) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح ابو داود ميں صحيح قرار ديا ہے.

يہ حديث نماز كے ليے مسجد كى طرف جاتے ہوئے انگليوں ميں انگلياں ڈالنے كى ممانعت ميں دليل ہے؛ كيونكہ مسجد كى طرف جانے والا شخص نمازى كے حكم ميں ہے.

خطابى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" انگليوں كو ايك دوسرے ميں ڈالنا تشبيك اليد ہے، بعض لوگ ايسا كام بطور كھيل اور عبث كرتے ہيں، اور بعض لوگ انگليوں كے چٹخاتے ہيں، اور بعض اوقات انسان اپنى انگليوں كو انگليوں ميں ڈال كر آرام كرنے كے ليے سرين كے بل بيٹھ جاتا ہے، اور ہو سكتا ہے اس سے اسے نيند بھى آجائے جو كہ وضوء ٹوٹنے كا سبب بن جائے.

تو اس ليے نماز كے ليے جانے والے شخص كو كہا گيا كہ اپنى انگليوں ميں انگلياں نہ ڈالے؛ كيونكہ جو كچھ ہم نے اوپر بيان كيا ہے وہ سب اشياء نماز ميں كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى يہ نمازى كى حالت كے موافق ہے" انتہى.

ديكھيں: معالم السنن (1 / 295).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں سجدہ سہو کے موضوع میں ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے:

" چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پڑی ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ٹیک لگا لی گویا کہ وہ ناراض ہیں، اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لیں.... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (482) صحیح مسلم حدیث نمبر (573).

اس اور پہلے والی حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ یہ تشبیک تو اس وقت ہوئی جب نماز صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ نماز مکمل ادا کی جا چکی ہے، اور وہ نماز سے فارغ ہوجانے والے شخص کے حکم میں ہیں، تو اس طرح یہ نہی خاص نمازی اور ان افراد کے لیے ہو گی جو نماز کے لیے مسجد جا رہے ہیں، کیونکہ یہ فضول اور عبث کام اور عدم خشوع میں شامل ہوتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں کہتے ہیں:

" مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کے متعلق باب "

اور اس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احادیث بیان کی ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ وسلم نے مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالي تھیں، اور اس میں مندرجہ بالا ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث بھی شامل ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی ان نہی والی اور دوسری احادیث کے مابین جمع کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسماعیلی رحمہ اللہ تعالی نے جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ: نہی مقید ہے کہ جب نماز میں ہو یا نماز کے جارہا ہو تو انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہیں کیونکہ نماز کا انتظار کرنے والا شخص نمازی کے حکم میں ہے..

پھر حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس روایت میں یہ ہے کہ جب تک وہ مسجد میں ہو ایسا کرنا ممنوع ہے، یہ روایت ضعیف ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں. انتھی.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 565).

ایک چیز پر تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ: بعض نمازی انگلیوں کو چٹخانے کے فضول کام میں مشغول رہتے ہیں،

یہ فضول کام نمازی کے شایان شان نہیں، اور یہ اس کے عدم خشوع کی دلیل ہے، کیونکہ اگر وہ دل کے ساتھ خشوع میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہو باقی اعضاء بھی خشوع اختیار کرتے اور حرکت سے محفوظ رہتے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے غلام شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ نماز ادا کی اور اپنی انگلیوں کو چٹخایا، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے کہنے لگے:

" تیری ماں نہ ہو! کیا تم نماز کی حالت میں ہی انگلیاں چٹخا رہے تھے! "

اسے ابن ابی شیبہ (2 / 344) نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (2 / 99) میں حسن قرار دیا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

نماز کے لیے جانے والے شخص کے لیے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا مکروہ اور منع ہیں، حتی کہ نماز سے فارغ ہو جائے، اور مسجد میں بیٹھے ہوئے شخص کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن اگر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو پھر جائز نہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: احکام حضور المساجد للشیخ عبد اللہ بن صالح الفوزان (67 - 68).

واللہ اعلم .